زکوٰۃ کے نئے مسائل

(اموال زکوٰۃ کا استثمار' تملیک زکوٰۃ کی بعض صورتیں)

دور حاضر میں دنیا کے اکثر ممالک میں مسلمانوں کی مفلوک الحالی اور معاشی پسماندگی ناقابل بیان ہے' افریقہ اور ایشیاء کے بہت سے ممالک میں مسلمانوں کی جہالت اور اقتصادی بدحالی کا استحصال کرتے ہوئے عیسائی مشنریاں سرگرم عمل ہیں' اور مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی کوشش کررہی ہیں' قادیانی اور بعض دوسرے گمراہ فرقے بھی مسلمانوں کے فقر و فاقہ کا فائدہ اٹھا کر اقتصادی امداد کے نام پر پہلے غریب و جاہل مسلمانوں کو اپنے جال میں پھانستے ہیں اور پھر ان میں اپنے باطل افکار و عقائد کا پرچار کرتے ہیں' مسلمانان عالم کیلئے حددرجہ شرم و افسوس کی بات ہے کہ انڈونیشیا' بنگلہ دیش' افغانستان جیسے مسلم اکثریتی ممالک میں بھی کرسچین مشنریاں کامیابی کے ساتھ اپنا کام کررہی ہیں' اور غریب و بدحال مسلمانوں کے ایمان و عقیدہ پر ڈاکے ڈال رہی ہیں۔ اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کیلئے سب سے ضروری چیز یہ ہے کہ مسلمانوں کی معاشی بدحالی کا فوری طور پر مداوا کیا جائے' انہیں فقر و فاقہ کے اس جنگل سے رہائی دلائی جائے جس نے ان کے دین و ایمان کو بھی خطرے میں ڈال دیا ہے اور بے شمار مسلمان خطرہ ارتداد کی زد میں ہیں۔

اس صورت حال کی اصلاح کیلئے ضروری ہے کہ مسلمان اپنے دین سے آشنا ہوں اور ان کے پاس وہ علوم و فنون ہوں جن کے ذریعہ وہ اپنا رزق کما سکیں۔ فقر و فاقہ زدہ مسلم ممالک اور مسلم اقوام کی مالی و اقتصادی امداد کیلئے خود مسلمانوں کی طرف سے کی جانے والی کوششیں مطلوبہ معیار و مقدار سے بہت کم ہیں' اسی لئے دوسرے مذاہب اور گمراہ فرقوں کے لوگوں کو ان غریب مسلمانوں کو رجھانے اور اپنے باطل مذاہب و افکار کی طرف بلانے کا بہترین موقع ہاتھ آیا ہے۔

الحمدللہ کچھ افراد اور جماعتوں نے اس صورت حال کے تدارک کی کوششیں شروع کردی ہیں' اور اہل خیر کے تعاون سے بڑا فنڈ جمع کر کے فلاکت زدہ مسلمانوں کی فوری ضرورت پورا کرنے' ان کی اقتصادی حالت بہتر بنانے اور انہیں اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کی کوششوں کا آغاز ہو چکا ہے۔ لیکن اس مقصد کیلئے حاصل ہونے والی رقوم کا بہت بڑا حصہ مدِ زکوٰۃ کا ہوتا ہے' اس لئے اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ زکوٰۃ کی رقوم اس طور پر خرچ کی جائیں کہ زکوٰۃ دہندگان کی زکوٰۃ ادا ہو جائے۔ کچھ افراد اور جماعتوں کا نقطہ نظریہ ہے کہ زکوٰۃ کی رقوم حاجت مندوں پر تھوڑی مقدار میں تقسیم کرنے کے بجائے ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ اس رقم سے کوئی

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

کارخانہ یا فیکٹری قائم کردی جائے یا اسے کسی اور نفع آور کاروبار میں لگادیا جائے اور اس کارخانہ ' فیکٹری کاروبار سے حاصل ہونے والے نفع کو فقراء میں تقسیم کیا جائے تاکہ ہر سال کی زکوٰۃ کھاپی کر برابر نہ ہو جائے بلکہ اس سے آمدنی کے ایسے مستقل ذرائع پیدا ہو جائیں جو مستقل طور پر فقراء کی ضرورت پوری کریں' اور زکوٰۃ کی رقوم سے وجود میں آنے والے کارخانوں اور فیکٹریوں میں حتی الامکان مستحقین زکوٰۃ ہی کو ملازم رکھا جائے تاکہ وہ فقر و فاقہ کے ولدل سے نکل سکیں۔ بعض افراد اور جماعتوں نے ایسی بعض اسکیموں پر عمل بھی شروع کر دیا ہے۔

سوال نمبر ۱ :

(الف) دریافت طلب امر یہ ہے کہ زکوٰۃ کی رقوم کا استثمار درست ہے یا نہیں ؟ یعنی زکوٰۃ کی رقوم سے اس مقصد سے کارخانے' فیکٹریاں وغیرہ قائم کرنا کہ ان سے حاصل ہونے والے منافع کو مستحقین زکوٰۃ میں تقسیم کیا جائے گا اور ان کارخانوں میں فقراء کو ملازمت دے کر ان کیلئے روزگار فراہم کر دیا جائے گا۔ شرعی نقطہ نظر سے جائز ہے یا نہیں ؟

(ب) اموال زکوٰۃ کے استثمار کے جائز یا ناجائز ہونے کے دلائل اور اسباب ووجوہ پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کی زحمت کریں۔

(ج) اس ذیل میں یہ بھی وضاحت کریں کہ زکوٰۃ کی ادائیگی کیلئے تملیک (مستحق زکوٰۃ کو مالک بنانا) ضروری ہے یا نہیں ؟ اور زیر بحث مسئلہ میں تملیک کی شرط پوری ہو رہی ہے یا نہیں ؟

سوال نمبر ۲ :

زکوٰۃ کے مال سے اگر رہائشی مکانات یا دوکانیں تعمیر کر کے فقراء کو رہائش یا تجارت کیلئے دیدیا جائے اور انہیں مکانات' دوکانوں کا مالک نہ بنایا جائے تو اس سے زکوٰۃ کی ادائیگی ہو جائے گی یا نہیں ؟

سوال نمبر ۳ :

فقراء میں زکوٰۃ کا مال تقسیم کرنے کے بجائے اگر ان کیلئے زکوٰۃ کے مال سے مکانات یا دوکانیں تعمیر کر کے ان کی ملکیت میں دے دی جائیں تو اس کا شرعی حکم کیا ہے ؟ اس میں اگر کوئی شرعی قباحت ہو تو اس کی وضاحت فرمائیں۔

☆ قال الشافعی رحمہ اللہ تعالی : الفقہاء کلھم عیال ابی حنیفہ فی الفقہ ☆